

قرارداد الحاق پاکستان

دہلی میں قائد اعظم سے ملاقات کے بعد چوہدری حمید اللہ خان 18 جولائی کو سرینگر پور پہنچے۔ ان دنوں اس کے اور میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ کے مابین سخت سہ کشی تھی۔ 19 جولائی کو آبی گزر سرینگر میں سردار محمد ابراہیم خان کی رہائش گاہ پر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل کا کنونشن منعقد ہوا۔

مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل میں حسب ذیل قراردادیں پیش کی گئیں جو اتفاق رائے سے منظور کر لی گئیں۔

الف۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا یہ کنونشن اس قرارداد کے ذریعے قیام پاکستان پر اپنے اطمینان قلبی اور

مسرت کا اظہار کرتے ہوئے قائد اعظم کو اپنی مبارک باد پیش ہے۔

ب۔ برصغیر کی ریاستوں کے عوام روک امید تھی کہ وہ برطانوی ہندوستان کے دوسرے باشندوں کے دوش بدوش قومی آزادی کے مقاصد کو حاصل کریں گے اور تقسیم ہندوستان کے ساتھ جہاں برطانوی ہندوستان کے تمام باشندے آزادی سے ہمکنار ہوئے ہیں وہاں 03 جون کے اس اعلان نے برصغیر کی نیم خود مختار ریاستوں کے ہاتھ مضبوط کیئے ہیں اور جب تک یہ مطلق العنان حکمران وقت کے جدید تقاضوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں گے ہندوستانی ریاستوں کے عوام کا مستقبل بھی بالکل تاریک رہے گا ان حالات میں ریاست جموں و کشمیر کے عوام کے سامنے تین راستے ہیں۔

۱۔ ریاست کا بھارت سے الحاق۔

۲۔ ریاست کا پاکستان سے الحاق۔

۳۔ کشمیر میں ایک آزاد خود مختار ریاست کا قیام۔

مسلم کانفرنس کا یہ کنونشن بڑے غور و خوض کے بعد از نتیجے پر پہنچا ہے کہ جغرافیائی، اقتصادی، لسانی اور مذہبی اعتبار سے ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ریاست کی آبادی کا اسی فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے اور پاکستان کے تمام بڑے دریا جن کی گزر گاہ پنجاب ہے کے منبع وادی کشمیر میں ہیں۔ ریاست کی سرحدیں تو پاکستان کی سرحدوں سے پہلے ہی ملحق ہیں اور ریاست کے عوام بھی پاکستان کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور اقتصادی رشتوں میں مضبوطی سے بند ہوئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ریاست کا الحاق پاکستان سے کیا جائے۔ یہ کنونشن مہاراجہ کشمیر سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری عوام کو داخلی طور پر خود مختاری دی جائے اور مہاراجہ ریاست کے آئینی سربراہ کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے ریاست میں ایک نمائندہ قانون ساز اسمبلی کی تشکیل کریں اور **دفاع، مواصلات اور امور خارجہ کے شعبے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے سپرد کر دیئے جائیں۔**

کنونشن یہ قرار دیتا ہے کہ اگر حکومت کشمیر نے ہمارے یہ مطالبات تسلیم نہ کیے اور مسلم کانفرنس کے اس مشورے پر کسی داخلی یا خارجی دباؤ کے تحت عمل نہ کیا گیا اور ریاست کا الحاق ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی سے کر دیا گیا تو کشمیری عوام اس فیصلے کے خلاف اٹھ کھڑے ہونگے اور اپنی تحریک آزادی پورے جوش و خروش سے جاری رکھیں گے۔ (بشیر قریشی قائد کشمیر صفحہ 66)